نصوص کے تناظر میں تجرد کے اسباب واثرات

Caused and Effects of Abstinence in the Context of Holy Quran

Dr. Shazia Ramzan
Chairperson, Department of Islamic Studies
University of Agriculture, Faisalabad
Email: dr.shaziaramzan@gmail.com
Ainee Rubab
Lecturer In Islamic Studies
Pir Mehr Ali Shah Arid Agriculture University, Rawalpindi
Email: aineerubab@gmail.com

ABSTRACT

Islam is a complete code of life that guides us in every sphere of life. If all the religions of in the world are studied, Islam is the only religion which takes both the religion and the world together.

In front of us is the biography of the last and final Prophet, Hazrat Muhammad (PBUH), how he conquered, people became Muslims, and at the same time, he also married and lived his remarkable family life. Marriage in Islam is Sunnah and it is not said anywhere that do not marry.

The following research article also focuses on the fact that there is no monasticism in Islam. Islam rejects celibacy and such practice that is coming in the society from the others such as people say that our career is important for us, we do not get married. Whereas, in the light of the Qur'an and Hadith, this has been said to get married.

Keywords: Abstinence, Causes, Effects

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب کا اگر مطالعہ کیا جائے تو اسلام واحد دین ہے جو دین و دنیا دونوں کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔ ہمارے سامنے نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ہے کہ کیسے آپ ﷺ نے فتوحات بھی کیں، لوگ بھی دھڑا دھڑ مسلمان ہوئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے نکاح بھی کیے، اپنی عائلی زندگی بھی گزاری۔ کہیں یہ نہیں کہا کہ نکاح نہ کرو بلکہ اس کو سنت کہا۔ درج ذیل اس ریسرچ آرٹیکل میں بھی اسی پر فوکس کیا گیا ہے کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ اسلام تجرد کی نفی کرتا ہے اور مغرب کی دیکھا دیکھی معاشرے میں جو رواج آرہا ہے کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارا کیریئر اہم ہے، ہم شادی نہیں کریں گے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں یہی بتایا گیا ہے کہ نکاح کرو، رہبانیت اختیار نہ کرو۔

سکاٹ لینڈ کے روڈرک رائٹ نامی ایک پادری ایک طلاق یافتہ عورت کے ساتھ بھاگ گئے اور بعد میں اس سے شادی کرلی اور انہوں نے بشپ کے عہدے سے استعفیٰ بھی دے دیا۔ وہ کیتھولک فرقے کے بشپ تھے۔ اس

طرح ایک رومن کیتھولک کے ایک سینئر ممبر کے جنسی سکینڈل کی خبریں سامنے آئیں۔ کیتھولک پادری ہوتے ہیں وہ شادی نہیں کرسکتے اور انہوں نے عورتوں سے دور رہنا ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں پتہ چلا کہ انہوں نے اس طلاق یافتہ عورت سے شادی کرلی۔

تجرد کالغوی معنی۔

تجرد کامادہ جَرَدَ(ج-ر-د) سے ہے اور یہ باب تفعل سے ہے اس کے معنی قشر کے ہیں۔(1)۔ قشر کامطلب اتارنے یاعریانی کے ہیں۔(2)

اصطلاحی معنی۔

تنہائی۔ علیحدگی۔ خلوت۔ ترکِ دینا۔ آزادی کے ہیں۔(3)

تجرد کامعنی دیکھا جائے تو یہ ہے کہ ساری زندگی کسی سے جنسی تعلق قائم نہیں کرنا۔

تجرد ایک قسم کا جنسی اجتناب ہے جسے کسی شخص کے ذاتی یا مذہبی عقائد کی بناپر ہو سکتا ہے۔ حقیقی تجرد کا مطلب یہ ہے کہ آپ ساری زندگی کسی سے جنسی تعلق قائم نہیں کریں گے۔

اگر عیسائیت کو دیکھا جائے تو اس میں "تجرد" کی زندگی کو بڑی مقدس حیثیت حاصل ہے اور وہ خواتین و مرد جن کا تعلق گرجاگھروں کے ساتھ یا چرچ کے ساتھ ہوتا ہے وہ شادی نہیں کرتے تھے اور نہ ہی جنسی تعلق قائم کرتے تھے اور اپنے مذہبی قوانین کا حصہ مانتے تھے لیکن دین اسلام میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس کو رہبانیت کانام دیا گیا ہے۔

ورهبانية ابتدعوها ماكتبناها عليهم۔(4)

اور رہبانیت کو انہوں نے از خود ایجاد کیا، ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔

آپ ﷺ کاارشاد ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔(5)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم جہاد کو لازم رکھو کیونکہ وہ اسلام کی رہبانیت ہے۔(6)

اس سے مراد آپ کی یہ تھی کہ دنیا سے لاتعلق نہیں ہونا لیکن اللہ کی راہ میں اپنی جان خرچ کرنے سے بڑھ کر کوئی اور ترک دنیا نہیں ہے لیکن اسلام میں سب سے افضل عمل جہاد ہے۔

رہبانیت سے مراد ان لوگوں کے نزدیک یہ ہے کہ پہاڑوں میں چلے جائیں، ہر وقت عبادت کریں، موٹا لباس پہنیں اور دنیا کی ساری نعمتوں کو اپنے سے دور کرلیں۔

اسلام میں رہبانیت مطلوب ہی نہیں ہے؛ بلکہ تقوی مطلوب ہے، وہ یہ ہے کہ آدمی جھوٹ، غیبت، بہتان، چوری، زنااور تمام صغائر و کبائر سے بچے، پھر ان تمام قبائح کو ترک کرنے کے لئے، اور اوصاف حمیدہ حاصل کرنے کے لئے اگر وقتی طور پر بعض مباحات مثلاً لوگوں سے اختلاط وغیرہ کو بطور علاج ترک کردے، اور اس ترک کی پابندی اس وقت تک کرے جب تک یہ رذائل دور نہ ہو جائیں، اور نفس پر کنٹرول نہ ہو جائے تو اس کی اجازت ہے۔

اسلام تجرد کی زندگی کو نہ صرف ناپسند کرتا ہے بلکہ اس کے اختیار کرنے کی بھی مذمت کرتا ہے۔ اسلام نے نکاح کا جو تصور پیش کیا ہے وہ بہت مکمل اور بے نظیر ہے۔

"اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ اِسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ فِیْ النِّصْفِ الْبَاقِیْ"

جو کوئی نکاح کرتا ہے تو وہ آدھا ایمان مکمل کرلیتا ہے اور باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرتا رہے۔(8)

نکاح انبیاء کرام کی بھی سنت ہے۔ ارشاد ربانی ہے

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَہُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّۃً"

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ سے پہلے یقینا رسول بھیجے اور انہیں بیویوں اور اولاد سے بھی نوازا۔(9)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رسولوں کی چار سنتیں ہیں: (۱) شرم وحیا کا خیال (۲) مسواک کا اہتمام (۳) عطر کا استعمال (۴) نکاح کا التزام۔(10)

ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعض صحابہ نے یہ ارادہ کیا کہ دنیا کو ترک کردیں اور عورتوں کو چھوڑ دیں اور راہب ہو جائیں، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے ناراض ہو کر فرمایا تم سے پہلے لوگ صرف (دین میں) سختی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے اوپر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر سختی کی، ان کے بچے کھچے لوگ مندروں اور گرجوں میں ہیں۔ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، حج کرو اور عمرہ کرو، تم سیدھے رہو تو تمہارے لیے استقامت ہوگی۔(11)

اور ان ہی لوگوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔(12)

حضرت انس بن مالک (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھر میں داخل ہوئے تو دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ رسی

کیسی ہے ؟تو بتایا یہ زینب کی رسی ہے جب وہ (نماز میں) تھک جاتی ہیں تو اس رسی کے سہارے کھڑی ہو جاتی ہیں۔ نبی کریم فرمایا نہیں اس کو کھول دو، تم میں سے کوئی شخص جب تک خوشی سے نماز پڑھ سکتا ہے، پڑھے اور جب تھک جائے، تو بیٹھ جائے۔(13)

مومن کتاب وسنت کی اتباع کے ذریعے اس دنیا میں رہ کر کاروبارِ زندگی کی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے قربِ الٰہی کی منزل پاسکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُO

(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ (14)

اسلام نے نکاح کا جو تصور دیا ہے وہ بہت خوبصورت ہے اور وہ صرف انسانی جنسی ہوس کو مٹانے کا نام نہیں۔ جس طرح انسان دنیا میں آیا ہے اس کی بہت ساری فطری ضروریات ہیں جیسے تن ڈھانپنے کیلئے کپڑا، پیٹ بھرنے کیلئے کھانا اسی طرح نکاح بھی اس کی ایک اہم فطری ضرورت ہے لیکن اسلام نے اس فطری ضرورت کو بڑے ہی خوبصورت طریقے سے پورا کرنے کی اجازت دی ہے۔

رسول اللہؐ کے تین صحابہ کرامؓ نے باہمی مشورہ کیا کہ نیکی اور عبادت میں آگے بڑھنے کے لیے کیا طریق کار اختیار کیا جائے۔ چنانچہ تینوں نے آپس میں صلاح مشورہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کے تحت ایک صاحب نے عہد کیا کہ میں ساری زندگی مسلسل روزے رکھوں گا اور کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ دوسرے صاحب نے عہد کیا کہ میں ساری زندگی رات کو نیند نہیں کروں گا اور پوری رات عبادت میں بسر کیا کروں گا جبکہ تیسرے صاحب نے عہد کیا کہ میں ساری زندگی شادی نہیں کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپؐ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ میں تم سب سے زیادہ تقویٰ اور خوف خدا رکھنے والا ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے شادیاں بھی کی ہیں، رات کو سوتا بھی ہوں، روزہ کبھی رکھتا ہوں اور کبھی نہیں رکھتا، اور زندگی کے معاملات میں شریک رہتا ہوں۔ اس موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ "نکاح میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔(15)

اے نوجوانوں کی جماعت جو تم میں نکاح کی استطاعت رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ نکاح کرے۔ یہ عمل نظروں کو جھکانے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے۔(16)

نکاح کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اگر ایک شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نکاح کرے۔

اسلام تو ایسی عبادات اور مجاہدات سے بھی روکتا ہے جو معمول کی زندگی کو مشقت میں ڈالے۔ اسلام اعتدال کی ترغیب دیتا ہے اور اعتدال زندگی کے ہر شعبہ میں ہونا عین فطرت ہے۔ حضرت ابوالدرداء کو حضرت سلمانؓ نے عبادت میں زیادہ مشقت پر منع فرمایا۔

حضرت ابوجحیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کو آپس میں بھائی بنایا۔

حضرت ابوجحیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کو آپس میں بھائی بنایا۔ ایک حضرت سلمانؓ، حضرت ابوالدرداءؓ سے ملنے گئے تو انہوں نے حضرت ام الدرداءؓ کو پھٹے پرانے کپڑے پہنے دیکھا' انہوں نے کہا یہ آپ نے اپنا کیا حال بنا رکھا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کے بھائی ابوالدرداءؓ کو دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ جب حضرت ابوالدرداءؓ آئے تو انہوں نے ان کے لیے کھانا تیار کیا' حضرت سلمانؓ نے کہا آپ بھی کھائیے۔ انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ حضرت سلمانؓ نے کہا جب تک آپ کھانا نہیں کھائیں گے' میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ پھر حضرت ابوالدرداءؓ نے کھانا کھایا' جب رات ہوئی تو حضرت ابوالدرداءؓ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ حضرت سلمانؓ نے کہا سو جائیں' وہ سو گئے' پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ انہوں نے پھر کہا: سو جائیں' جب رات کا آخری حصہ رہ گیا تو حضرت سلمانؓ نے کہا اب کھڑے ہوں۔ پھر دونوں نے نماز (تہجد) پڑھی' پھر حضرت سلمانؓ نے کہا آپ کے رب کا آپ پر حق ہے اور آپ کے نفس کا آپ پر حق ہے اور آپ کے اہل (بیوی) کا آپ پر حق ہے' ہر حقدار کو اس کا حق ادا کریں۔ حضرت ابوالدرداءؓ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس گئے اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا' آپ نے فرمایا: سلمانؓ نے سچ کہا۔ (17)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عثمان بن مظعون کو عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنے سے منع فرمایا۔ اگر ان کو اجازت دے دیتے تو ہم بھی اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔ (18)

آپ نے عبادات میں بھی اعتدال کا حکم دیا ہے۔

مجیبہ باہلیہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس گئے' پھر واپس چلے آئے۔ پھر ایک سال کے بعد دوبارہ آپ سے ملنے گئے' اس وقت ان کا جسم کمزوری کی وجہ سے بہت متغیر ہو چکا تھا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا فلاں باہلی ہوں

جو ایک سال پہلے آپ سے ملنے آیا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم کس وجہ سے اس قدر بدل گئے ہو تم تو بہت خوبصورت تھے؟ انہوں نے کہا میں جب سے آپ کے پاس سے گیا ہوں' میں کبھی دن کو کھانا نہیں کھایا' صرف رات کو کھانا کھایا ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم نے اپنے نفس کو کیوں عذاب میں ڈالا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا رمضان کے روزے رکھا کرو اور ہر مہینہ میں ایک روزہ رکھ لیا کرو۔ انہوں نے کہا زیادہ کریں مجھ میں اس کی طاقت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر ماہ دو روزے رکھ لو' انہوں نے پھر کہا زیادہ کریں' آپ ﷺ نے فرمایا ہر ماہ تین روزے رکھ لو۔ انہوں نے پھر کہا زیادہ کریں۔ فرمایا: حرم کے مہینہ میں روزہ رکھو۔ پھر چھوڑ دو' حرم کے مہینہ میں روزہ رکھو پھر چھوڑ دو' حرم کے مہینہ میں روزہ رکھو پھر چھوڑ دو۔ آپ نے تین انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا' پھر چھوڑ دیا۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ حرم کے مہینہ میں تین مسلسل روزے رکھو' پھر تین دن چھوڑ دو' اور اس طرح تین بار کرو۔ یعنی صرف حرم کے مہینہ میں نو نفلی روزے رکھنے کی اجازت دی۔ (حرم کے مہینہ سے مراد ایام حج کے مہینے ہیں۔(19)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے' اس وقت ان کے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا یہ فلاں عورت ہے' اس کی نمازوں کا بڑا چرچا ہے۔ آپ نے فرمایا چھوڑو' اتنا عمل کرو جو ہمیشہ کر سکو' بخدا اللہ اس وقت تک نہیں اکتاتا جب تم نہ اکتاؤ' اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر بندہ ہمیشگی کرے۔(20)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھر میں داخل ہوئے تو دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ رسی کیسی ہے؟ تو بتایا یہ زینب کی رسی ہے جب وہ (نماز میں) تھک جاتی ہیں تو اس رسی کے سہارے کھڑی ہو جاتی ہیں۔ نبی کریم فرمایا نہیں اس کو کھول دو' تم میں سے کوئی شخص جب تک خوشی سے نماز پڑھ سکتا ہے' پڑھے اور جب تھک جائے' تو بیٹھ جائے۔(21

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خطبہ دے رہے تھے' اچانک ایک شخص کو (دھوپ میں) کھڑے ہوئے دیکھا' آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ صحابہ نے کہا یہ ابو اسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے کہ یہ کھڑا رہے گا' بیٹھے گا نہیں' نہ سایہ میں آئے گا اور نہ کسی سے بات کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اس سے کہو کہ بات کرے' سایہ میں آئے اور بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔(22)

قرآن میں اللہ نے حکم دیا:

وذکراسم ربک وتبتل الیه تبتیلاً۔(23)

تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

ایسے لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ شادی نہیں کرنی چاہئے اس کی وجہ سے ہم ترقی نہیں کرسکتے، شادی ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اصل میں یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو پھر اپنے جذبات سے مجبور ہو کر نکاح کے بغیر اپنی جنسی ضرورت کو پورا کرنے کے راستے ڈھونڈتے ہیں اور اس کے برے اثرات ان پر مرتب ہوتے ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جب اس طرح کے لوگ ایسی عورتوں کے پاس جاتے ہیں جو پیشہ ور ہوتی ہیں تو وہ مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں جیسا کہ ایڈز وغیرہ۔

نصوص کے تناظر میں تجرد کے اسباب واثرات

دین اسلام نے تجرد کی زندگی کو ناپسند کیا ہے۔ اس لئے شریعت اسلام کی بنیادی تعلیمات میں بات صاف اور واضح نظر آتی ہے کہ اسلام نے رہبانیت و مجرد زندگی گزارنے کی سخت مخالفت کی ہے جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ رہبانیت انسانی فطرت کے خلاف اور اس کی خواہشات و جذبات اور طبیعت و مزاج سے متصادم ہے۔

حدیث سے یہ بات صاف معلوم ہو رہی ہے کہ اسلامی شریعت مسلمان کے لئے شادی نہ کرنے کو حرام قرار دے رہی ہے اور باوجود قدرت اور اسباب کے موجود ہونے اور وسائل کے پائے جانے کے رہبانیت کی غرض اور عبادت کے لئے فارغ رہنے اور اللہ کی عبادت و قرب کے حصول میں لگے رہنے کی نیت سے شادی نہ کرنے کو ممنوع قرار دے رہی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے

فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لاتبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لایعلمون۔ (24)

اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں لائی جاسکتی یہی بالکل سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

عبادت کی غرض سے تجرد اختیار کرنا

تجرد انسانی فطرت کے خلاف اور اس کی خواہشات و جذبات اور طبیعت و مزاج کے متصادم ہے اس لئے اسلام نے سختی سے تجرد کی مخالفت کی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

ورهبانية ابتدعوها ماكتبناها عليهم الابتغاء رضوان الله۔ (25)

اور رہبانیت (یعنی عبادت الٰہی کے لئے ترک دنیا اور لذتوں سے کنارہ کشی) کی بدعت انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی اسے ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا مگر انہوں نے رہبانیت کی یہ بدعت محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے شروع کی تھی۔

اسلام میں تجرد کا کوئی تصور نہیں جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

لارهبانية في الاسلام

اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی زبان حال سے پکار پکار کر پوری امت کو یہ درس دے رہا ہے کہ اسلام جیسا مکمل اور جامع نظام حیات مل جانے کے بعد اس کے پیروکاروں کو رہبانیت جیسی بے جا مشقتوں کو برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ کتاب وسنت کی اتباع کے ذریعے اس دنیا میں رہ کر کاروبار زندگی کی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے قرب الٰہی کی منزل پاسکتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رجال لاتلهيهم تجارة ولابيع عن ذكر الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكاة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب والابصار۔ (26)

وہی لوگ مردان (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی وہ ہمہ وقت اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں سب الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔

حضرت ابو امامہ الباہلیؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کچھ صحابہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ کسی غزوہ پر جا رہے تھے کہ ہم میں سے ایک شخص نے راستہ میں ایک غار دیکھی جس میں پانی کا چشمہ تھا۔ اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر نبی اکرم ﷺ اجازت مرحمت فرمادیں تو میں اپنی باقی عمر اسی غار میں اللہ اللہ کرتے ہوئے گزار دوں۔ یہ سوچ کر حضور ﷺ سے مشورہ و اجازت لینے کی غرض سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی خواہش سن کر فرمایا: میں یہودیت یا عیسائیت کی طرح رہبانیت کی تعلیم دینے کے لئے نہیں مبعوث ہوا۔ میں تو یکسوئی کا سیدھا راستہ لے کر آیا ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ میں ایک صبح یا ایک شام کا وقت گزار لینا دنیا اور اس کی تمام دولت سے بہتر ہے اور تمہارا جہاد کی اگلی صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔ (27)

تنگدستی کی وجہ سے تجرد کا راختیار کرنا

یہ ایک ظاہری بات ہے کہ جب کسی کو اپنے گھر میں ضرورت کے مطابق روٹی کپڑا نہ ملے گا اور اس کے پاس اتنے پیسے بھی نہ ہوں جس سے وہ اپنی زندگی گزار سکے اور جب وہ اپنے ارد گرد نظر دوڑاتے تو اسے سوائے فقر وفاقہ محرومی اور نامرادی کے کچھ اور نظر نہیں آئے گا تو اس کا لازمی اثر یہ ہو گا کہ وہ تجرد کی زندگی گزارنے کو ترجیح دے گا۔ لیکن اسلام

کی عادلانہ شریعت نے فقر وفاقہ کو دور کرنے کے لئے نہایت مضبوط بنیادیں استوار کی ہیں اور ہر انسان کیلئے عزت و آبرو کی زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے اور اسلام نے تجرد کی بجائے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ارشاد خداوندی ہے:

وانکحوا الایامیٰ منکم والصّٰلحین من عبادکم وامائکم ان ایکونوا فقرا یغنھم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم۔ (28)

اور تم میں جو بے نکاح ہیں تم ان کا نکاح کر دیا کرو اور اسی طرح تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو (نکاح) کے لائق ہوں اس کا بھی اگر وہ مفلس ہوں گے تو خدا تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے مال دار کر دے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور خوب جاننے والا ہے۔

مذکورہ بالا سورۃ النور کی آیت سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ نکاح کی برکت سے تنگدستی دور ہو جاتی اور فراخ دستی حاصل ہوتی ہے۔اس لئے اسلام نے تجرد کی زندگی فقر وفاقہ کی وجہ سے اختیار کرنے کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ اس لئے مسلم معاشرہ میں ایسا عملی نظام و منہج مقرر کیا جس کی وجہ سے فقر وفاقہ کی بیخ کنی ہو جائے۔چنانچہ اسلام نے ہر شہری کیلئے کام کاج کے مواقع فراہم کیے اور معذور وعاجز افراد کیلئے بیت المال سے ماہوار وظیفہ مقرر کیا جس کے ذریعے تنگدستی اور محرومی وغربت کی بنیادیں ختم ہو جائیں گی۔

شادی معاشرتی ضرورت ہے

اسلام نے رہبانیت، مجرد زندگی گزارنے کی سخت مخالفت کی ہے اور یہ بات نہایت واضح ہے کہ اسلام نے نکاح کا جو نظام جاری کیا ہے اس میں بہت سے منافع اور معاشرتی وقومی فائدے ہیں۔

بنی نوع انسان کی ارتقاء

یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ شادی کے ذریعہ ہی انسانی نسل باقی رہ سکتی ہے۔اس کے واسطے سے افراد سے افراد میں اضافہ اور تسلسل برقرار رہ سکتا ہے اور یہ سلسلہ قیام قیامت تک باقی رہ سکتا ہے۔نسل انسانی کے اس اضافہ اور تسلسل ہی میں بنی نوع انسان کی بقاء ہے۔

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً۔(29)

اور اللہ نے پیدا کیں تم میں سے تمہاری ہی قسم سے عورتیں اور تم کو دیئے تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً۔(30)

اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرتے رہو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑ پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔

نسب کی حفاظت

اللہ تعالیٰ نے تجرد کی زندگی گزارنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کا جو نظام قائم فرمایا ہے اس سے انسان کی نسل آگے چلتی ہے اور اولاد اپنے آپ کو اپنے والدین کے ساتھ منسوب کرتی ہے کہ اس کا بیٹا یا بیٹی ہوں اور کس خاندان سے میرا تعلق ہے۔ اس میں ایک عورت دوسرے خاندان میں آتی ہے تو اس کو پتہ ہوتا ہے کہ میرے شوہر کا خاندان یہ ہے اور اس کے ماں باپ کون ہیں۔ اس طرح نکاح کرنے سے نسب کی حفاظت ہوتی ہے۔

معاشرہ کی اخلاقی گراوٹ سے محفوظ رہنا

تجرد کی زندگی بسر کرنے سے معاشرہ اخلاقی انحطاط اور گراوٹ سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی افراد معاشرتی افراتفری اور اباحیت سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور اس بات کا تو ہر عقل مند انسان کو علم ہے کہ جنسی تقاضے تو ہر انسان میں ہوتے ہیں جن کو وہ پورا کرنے کیلئے اپنا ساتھی ڈھونڈتا ہے۔ اگر وہ شادی اور حلال طریقے سے پورے ہو جائیں اور جائز راستے سے شہوانی خیالات پورے ہوتے رہیں تو قوم افراد اور جماعت کے لحاظ سے عمدہ ترین آداب و بہترین اخلاق سے آراستہ ہو گی۔

ارشاد نبوی ہے

یا معشرالشباب استطاع منکم الباء فلیتزو جفانه اغض للبصر واحصن للفرج فمن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء۔(31)

اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ شادی کر لے۔ اس لئے کہ شادی نگاہ کو جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی چیز ہے اور جو شادی کی قدرت نہ رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ روزہ رکھے کہ روزہ اس کے شہوانی خواہشات کو ختم کرنے والا ہے۔

معاشرتی بیماریوں سے حفاظت

زنا کے نتیجہ میں جو متعدد قسم کے مہلک امراض لوگوں میں پیدا ہوتے ہیں اور بے حیائی کا دور دورہ اور حرام کاری کا بازار گرم ہوتا ہے شادی کی وجہ سے معاشرہ ان امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ ان امراض میں آتشک وسوزاک اور سیلان الرحم ولیکوریا اور اس کے علاوہ اور بہت سے خطرناک امراض جو نسل انسانی کو تباہ اور جسم کو کمزور کرتے ہیں اور جن سے وبائیں پھیلتی ہیں۔

حوالہ جات

1. ابن المنظور، علامہ، لسان العرب، مکتبہ دارالاحیاء التراث، 1988ء ج6، ص236
2. وحید زمان قاسمی، مولانا، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، 2019ء ص246
3. سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگِ آصفیہ، اردو سائنس بورڈ اپر مال لاہور، 2010ء ص593
4. الحدید:27
5. اسماعیل بن محمد العجلونی، علامہ، کشف الخفاء ومزیل الالباس، مطبوعہ مکتبہ الغزالی دمشق، 1164ھ، ج2، ص377۔
6. امام احمد بن حنبل، مسند احمد (مترجم)، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ج5، ص248، ح11796
7. ولی الدین خطیب، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النکاح تکمیل الایمان، مکتبہ الطاف اینڈ سنز کراچی، 2008ء ج2، ص930، ح3096۔
8. الرعد۔37
9. ترمذی، امام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل التزویج والحث علیہ، دارالسلام ریاض 1999ء ص260، ح1080
10. سنن ابی داود۔ ص268۔ ادارہ اسلامیات
11. المائدہ:88
12. صحیح البخاری، کتاب تہجد، باب مایکرہ من التشدید فی العبادۃ، دارالسلام ریاض، 1999ء ص184، ح1150
13. النور، 37:24
14. بخاری، کتاب النکاح، باب ترغیب فی النکاح، ص906، ح5063
15. بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ص907، ح5066
16. بخاری، کتاب الصوم، باب من اقسم علی اخیہ لیفطر فی التطوع ولم یر علیہ قضاء اذا کان وافق لہ، دارالسلام ریاض 1999ء ص316، ح1968
17. صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب مایکرہ من التبتل والخصاء، ص908، ح5073
18. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، کتاب الصیام، باب فی صوم اشھر الحرم، دارالسلام ریاض 1999ء ص352، ح2428

19. بخاری کتاب الایمان، باب احب الدین الی اللہ ادومہ، دارالسلام ریاض1999ء،ص10، ح32
20. مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا،باب باب أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوِ الذِّكْرُ بِأَنْ يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ، دارالسلام ریاض1999ء،ص318، ح1831
21. بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فیمالایملک وفی معصیۃ، دارالسلام ریاض1999ء،ص1157، ح6704
22. المزمل:8
23. روم:30
24. الحدید:27
25. النور:37
26. مسند احمد، مسند ابی امامہ الباہلی، (مترجم)، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ج10، ص437، ح22647
27. النور
28. النحل:72
29. النساء:1
30. مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسہ الیہ ووجد مونۃ، دارالسلام ریاض1999ء، ص585، ح3398